حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

آخرت کے معاملہ میں کسی کے لیے دعوٰی نہیں کیا جاسکتا
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ضروری ہے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 47 سائیڈ A 1985 - 05 - 17)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حدیث شریف میں آتا ہے کہ انسان جب اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک وعدہ ہوگیا کہ جب وہ مجھ سے استغفار کرے گا تو میں اُسے بخش دُوں گا۔ حدیث میں وہ کلمات آتے ہیں کہ مثلاً ایک بندہ نے گناہ کیا تو وہ کہتا ہے رَبِّ اَذْنَبْتُ خداوندِکریم میرے سے گناہ ہوگیا میں نے گناہ کیا تُو معاف فرما، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُالذَّنْبَ وَیَأْخُذُبِہٖ کیا میرا بندہ یہ بات جان گیا ہے کہ اُس کا ایک پروردگار ہے جو اُس کا گناہ پر مواخذہ فرماتا ہے اور معاف بھی فرمادیتا ہے، دونوں کام کرتا ہے چاہے تو مواخذہ فرمائے اور چاہے تو معاف فرمادے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ملائکہ کے سامنے کہ میں نے اپنے اِس بندہ کو معاف فرمادیا ثُمَّ مَکَثَ مَاشَآءَ اللّٰہُ اس کے بعد جب تک اللہ چاہیں وہ ٹھہرا رہتا ہے ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا پھر گناہ ہوجاتا ہے۔ اور گناہ ہوتے رہتے ہیں، انسان توبہ کرلیتا ہے عہد کرلیتا ہے پھر غلطی ہوجاتی ہے پھر وہ کہتا ہے رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْہُ

اے میرے پروردگار میں نے گناہ کا کام کیا ہے تُو معاف فرما دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَأْخُذُ بِہٖ یہ بندہ اتنی بات پہچانتا ہے کہ اِس کا پروردگار ہے جو مواخذہ فرما سکتا ہے اور معاف فرما سکتا ہے، دونوں کام کر سکتا ہے، اسی لیے یہ میری طرف رجوع کر رہا ہے توبہ کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے معاف کر دیا۔

گویا استغفار کی فضیلت یہ ہے کہ جب وہ زبان سے کلمات کہتا ہے اور دل میں اعتراف کرتا ہے گناہ کا اور معافی کی درخواست کرتا ہے کہ میرے سے غلطی ہوئی معاف فرما، تو اللہ پاک معاف فرما دیتے ہیں۔ اسی طرح ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ تیسری دفعہ مثلاً یا اِس سے بھی زیادہ دفعہ جیسے بھی اللہ کی مرضی ہو، یہاں تیسری دفعہ ارشاد ہو رہا ہے، پھر وہ ٹھہرا رہتا ہے پھر گناہ کرتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اسی طرح فرماتے ہیں، اور پھر فرماتے ہیں غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَاشَآءَ میں نے اس کو بخش دیا ہے مکمل طرح اب وہ جو چاہے کرے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اُس پر ایسی رحمت کی نظر فرما دی ہے کہ اب اُس کی گناہ کی طاقت کمزور ہو جائے گی اور نیکی کی طاقت بڑھ جائے گی۔ جب خدا کی رحمت کی نظر ہو تو پھر یہی ہوتا ہے کہ گناہ کی قوت کم ہو جاتی ہے وہ کمزور پڑ جاتی ہے اور خدا کی عبادت اور اُس کی اطاعت کی قوت اُس میں بڑھ جاتی ہے، تو اب جو چاہے کرے یعنی آزاد ہے جہاں چاہے پھرے، وہ پھرے گا بھی تو بھی کچھ نہیں ہوگا، گناہ کے کاموں کی قوت ہی اُس کی کمزور پڑ گئی ہوگی۔ اسی طرح کے کلمات آئے ہیں اہلِ بدر کے بارے میں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جو چاہیں کریں اور میں نے اِن کو بخش دیا، تو یہ مطلب تھوڑا ہی تھا سچ مچ وہ گناہ کرتے پھریں بلکہ اُن سے تو گناہ نہیں ہوئے وہ تو گناہ سے بچتے رہے، یہی مطلب ہے کہ ان سے اب گناہ نہیں ہوں گے اور یہ گناہ سے بچے رہیں گے۔

کسی کے بارے میں دعوٰی نہیں کیا جا سکتا :

حدیث شریف میں یہ آتا ہے کہ آقائے نامدار ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ ایک آدمی نے قسم کھا کر یہ کہہ دیا کہ وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں آدمی کو نہیں بخشیں گے۔ یہ جملہ اُس نے کہہ دیا۔ یہ جملہ کہنا ایسا ہے جیسے اپنے بارے میں پتا چل گیا اُسے کہ میں بخشا گیا ہوں اور یا وہ خدا سے بڑی کوئی چیز ہے کہ خدا کی مرضی میں دخل دے رہا ہے، متکبرانہ جملہ ہے بڑائی کا جملہ ہے۔ بڑائی اللہ کو پسند نہیں اَلْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک ہے متکبر۔ آپ کسی انسان کو کو کہیں "بڑا متکبر ہے" تو وہ خفا بھی ہو جائے گا۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنا نام رکھا ہے ''متکبر'' بڑائیوں والا سب سے بڑی عظمتوں والا۔ ایک ہی ذات ہے بس جہاں سب ختم ہو جاتے ہیں وہی رہتا ہے۔ تو ارشاد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کہ مَنْ ذَاالَّذِیْ یَتَأَ لّٰی عَلَیَّ یہ کون ہے جو میرے بارے میں قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں یہ نہیں کروں گا، یہ جُرأت کیسے ہوئی اس کو، ناپسند ہے اللہ کو یہ بات۔ آدمی دوسرے کو نصیحت تو کر سکتا ہے، گناہ سے روک سکتا ہے اور روکنا فرض ہے نصیحت فرض ہے۔

''حقیر'' و ''غیر حقیر'' کا پتہ مرنے کے بعد چلے گا :

مگر اُسے یہ سمجھ لینا کہ وہ حقیر ہے یہ جائز نہیں، کیونکہ حقیر اور غیر حقیر کا پتا تو مرنے کے بعد چلتا ہے، وہ تو پتا ابھی ہے ہی نہیں۔ کون کدھر جائے گا کدھر نہیں، کچھ پتا نہیں۔ آخری وقت تک انسان کو یہی بتایا گیا ہے کہ اپنے ایمان کی سلامتی خدا سے چاہو۔ تو مَنْ ذَاالَّذِیْ یَتَأَ لّٰی عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ یہ کون ہے جو قسم کھا رہا ہے میرے بارے میں کہ میں فلاں آدمی کو نہیں بخشوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ اس بندہ سے اللہ نے فرمایا کہ میں نے فلاں کی بخشش کر دی جس کے بارے میں تو نے قسم کھائی تھی اور تیرا عمل میں نے ساقط کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے استغفار بتائی، اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف بتایا، نہی عن المنکر بتایا، بری بات سے روکو مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتایا کہ کسی کو کمتر نہیں سمجھ سکتے ذلیل نہیں سمجھ سکتے۔ اگر ذہن میں یہ آئے کہ یہ مجھ سے کمتر ہے تو تم کمتر ہو گئے اُس سے۔ جب ذہن میں یہ آئے کہ یہ مجھ سے نیچا ہے تو خدا کی نظر میں تم نیچے ہو گئے وہ اُونچا ہو گیا تو یہ جائز نہیں ہے۔

کچھ نا کہنا، یہ بھی جائز نہیں ہے :

اب اگر کوئی کہے کہ میں تو کچھ کہتا ہی نہیں کسی کو بھی، تو یہ بھی جائز نہیں ہے۔ کہنا تو پڑے گا سمجھانا پڑے گا اور طریقہ اختیار کرنا پڑے گا، اس کے لیے بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ حکمت کے ساتھ اچھے وعظ کے ساتھ، تو یہ طریقہ استعمال کرنا پڑے گا۔ تو خداوند کریم نے ہمیں بشارت دی ہے کہ جو استغفار کرے گا میں قبول کروں گا اور اُس کے طریقے بتلائے اور اُس میں جو خطرات ہوتے ہیں وہ بتلائے۔ آقائے نامدار ﷺ نے دین کی تبلیغ میں کوئی کمی نہیں چھوڑی، سب کچھ بتلایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف فرمائے اور آخرت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین۔ اختتامی دُعا..............................